بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۷ فتح ہش ۱۳۴۳ ۔ ۱۲ شعبان ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ دسمبر بوقت ۹½ بجے صبح

حضور کو دو دن سے نزلہ و زکام ہے کل ٹمپریچر بھی ہو گیا تھا جو ۱۰۱ درجہ تھا۔ آج صبح ٹمپریچر ۹۸.۶ ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل مقصد اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچّا اور بے ریا تعلق اخلاص و وفاداری ہے

جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص و ترکِ ریا و ترکِ منہیات میں ترقی کرنی چاہیئے

"مَیں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو بلکہ اعمالِ صالحہ میں لگے رہو بہت سے الہامات اور خواب سیرۂ پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے۔ اصل مقصد اور غرض اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا اور بے ریا تعلق۔ اخلاص اور وفاداری ہے جو نرے خوابوں سے پوری نہیں ہو سکتی، مگر اللہ تعالےٰ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص اور ترکِ ریا و ترکِ منہیات میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اور مطالعہ کرتے رہو کہ ان باتوں پر کس حد تک قائم ہو اگر یہ باتیں نہیں ہیں تو پھر خوابیں اور الہامات بھی کچھ فائدہ نہیں دیں گے بلکہ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اوائلِ سلوک میں جو رؤیا یا وحی ہو اس پر توجہ نہیں کرنی چاہیئے وہ اکثر اوقات اس راہ میں روک ہو جاتی ہے۔ انسان کی اپنی خوبی اس میں تو کوئی نہیں کیونکہ یہ تو اللہ تعالےٰ کا فعل ہے جو وہ کسی کو کوئی اچھی خواب دکھا دے یا کوئی الہام کرے، اس نے کیا کیا؟ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت وحی ہُوا کرتی تھی لیکن اس کا کہیں ذکر بھی نہیں کیا گیا کہ اس کو یہ الہام ہُوا یہ وحی ہوئی بلکہ ذکر کیا گیا ہے تو اس بات کا کہ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى وہ ابراہیم جس نے وفاداری کا کامل نمونہ دکھایا۔ یا یہ کہ یَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ یہ بات ہے جو انسان کو حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر یہ پیدا نہ ہو تو پھر رؤیا و الہام سے کیا فائدہ؟ مومن کی نظر ہمیشہ اعمالِ صالحہ پر ہوتی ہے۔ اگر اعمالِ صالحہ پر نظر نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ وہ مکر اللہ کے نیچے آجائے گا۔ ہم کو تو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو راضی کریں اور اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی صدق و وفا کی، نہ یہ کہ قیل و قال تک ہی ہماری ہمت و کوشش محدود ہو۔ جب ہم اللہ تعالےٰ کو راضی کرتے ہیں پھر اللہ تعالےٰ بھی برکت دیتا ہے اور اپنے فیوض و برکات کے دروازے کھول دیتا ہے اور رؤیا اور وحی کو القائے شیطانی سے پاک کر دیتا ہے اور اضغاث احلام سے بچا لیتا ہے۔"

(الحکم یکم مئی سنہ ۱۹۰۴ء)

اخبارِ احمدیہ

— • جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف کاموں کی سرانجام دہی کے لئے خدام کی ضرورت ہوتی ہے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں سے مستعد خدام کے نام اس کام کے لئے پیش کریں۔ ان خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ قائد کی تحریر کے ساتھ ربوہ پہونچتے ہی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں رپورٹ کریں۔ امید ہے جملہ قائدین اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جزاھم اللہ

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

— • لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ حسب سابق اس سال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش لگائی جانے گی تمام شہروں کی لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی چیز ساتھ لائیں اور اپنے سامان کی لسٹیں تیار کریں اور ہر چیز کی چٹ پر اپنے شہر کا نام ضرور درج کریں۔ اسی طرح جس سامان کو انہوں نے انعامی مقابلہ کے لئے تیار کیا ہو اس کی الگ فہرست بنائیں ۔

— • مکرم عباد اللہ صاحب گیانی کی اہلیہ صاحبہ بیگ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں طبیعت اچانک زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ اور انہیں گنگا رام ہسپتال میں بغرض علاج داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں ۔

— • محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مورخہ ۱۸ دسمبر کو ربوہ تشریف نہیں لا سکیں گے۔ اس لئے اس روز نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں آپ نے جو تقریر فرمانا تھی وہ اب نہیں ہو سکے گی۔ احباب مطلع رہیں ۔

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ؍ دسمبر ۱۹۶۲ء

مَیں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا

باقی تمام مذاہب کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی غیر اس مذہب میں داخل ہوتا ہے تو طرح طرح کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی عیسائیت قبول کرتا ہے تو اس کو پانی سے بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ ویسے بھی ہر نومولود کو عیسائی بپتسمہ دیتے ہیں۔ اسیطرح اگر کوئی شخص سکھ ہوتا ہے تو اس کو کڑاہ پرشاد چکھایا جاتا ہے۔ اگر کوئی آریہ ہوتا ہے تو ہون کیا جاتا ہے۔ باقی مذاہب کا بھی جائزہ لیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ہر مذہب میں داخل ہونے کے وقت بعض رسومات ادا کی جاتی ہیں۔

اسی طرح جس طرح عیسائیوں میں ہر نومولود کو بپتسمہ دیا جاتا ہے ہندوؤں میں ایک خاص عمر کو پہنچنے پر جنیئو پہنایا جاتا ہے۔ عیسائیوں اور ہندوؤں میں جینیوں اور بودھوں میں بھی عجیب عجیب رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی طفولیت کے زمانہ میں ایسی رسومات واقعی اہمیت رکھتی تھیں۔ ان سے غرض یہ ہوتی تھی کہ اس وقت کو جب ان میں روحانی تبدیلی ہوتی ہے تو یادگار کے طور پر یہ رسومات مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ایسی رسومات کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ ان کو بجائے نشانات کے حقیقت سمجھ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں اور عیسائیوں اور دیگر مذاہب میں نکاح کی خاص رسومات ہیں۔ جب تک وہ رسومات ادا نہ ہوں نکاح پختہ نہیں سمجھا جاتا۔ گویا ان معمولی رسومات کو مذہب اور روحانیت کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں تو نکاح کی رسومات بہت لمبی اور پیچیدہ ہوتی ہیں۔ ہون گرم کیا جاتا ہے اور دولہا اور دلہن اس کے گرد بار بار گھومتے ہیں۔ دوسری طرف پنڈت منتر پڑھ پڑھ کر سگری آگ میں ڈالتا جاتا ہے۔ بعض امیر گھرانوں کی شادیوں پر منوں گھی منوں صندل اور دیگر مصالحے اس طرح آگ کی بھینٹ کر دئے جاتے ہیں۔

صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس میں کسی قسم کی رسومات کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ کوئی شخص جو اسلام قبول کرتا ہے اس کا صرف زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسری تقریبات مثلاً نکاح وغیرہ میں بھی از روئے اسلام کوئی رسومات ادا نہیں کی جاتیں۔ کسی قسم کا جادو ٹونہ یا ناجائز خرچ جائز نہیں سمجھا جاتا یہاں تک کہ سوائے شاید دف کے کوئی ناچ گانا جیسا کہ دوسرے مذاہب میں جائز سمجھا جاتا ہے اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے دف بجانے میں بھی صرف یہ حکمت ہے کہ اس طرح اعلان نکاح ہو جاتا ہے یہ کوئی نکاح کا حصہ نہیں ہے اگر دف نہ بھی بجائے جائیں تو نکاح ہو جاتا ہے اور عموماً مسلمانوں میں اب اس کا رواج بھی نہیں رہا۔

الغرض اسلام نے تمام رسومات سے انسان کو نجات دے دی ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں اذان کہہ دی اور بس۔ کوئی بپتسمہ وغیرہ قسم کی رسم ادا نہیں کی جاتی۔ البتہ عقیقہ وغیرہ کیا جاتا ہے جو ایک قسم کا صدقہ اور دوستوں رشتہ داروں کے لئے دعوت کا حکم رکھتا ہے۔ اس کو رسم نہیں کہا جا سکتا بلکہ عبادت میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ نکاح کے وقت بھی نکاح خواں صرف خطبہ پڑھتا ہے جس میں ازدواج کے متعلق ہدایات بیان کی جاتی ہیں یہ بھی ویسے ضروری نہیں ہے صرف ایجاب و قبول سے نکاح تکمیل پا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی مسنونہ آیات کی تلاوت کر دی جاتی ہے جس میں عہدنامہ نکاح کے متعلق مکمل ہدایات ہیں۔

اسلام نے ایسی تمام رسومات کا قلع قمع کر دیا ہے جو محض بُت کی طرح پوجی جاتی ہیں۔ البتہ اسلام حقیقی توبہ پر زور دیتا ہے اور توبہ یہ ہے کہ انسان اپنی گزشتہ غلط کارانہ زندگی کو ترک اور آئندہ صراطِ مستقیم پر چلنے کا اقرار کرتا ہے۔ یہی قولِ سدید ہے جو ہر اہم تبدیلی کے وقت اسلام ضروری قرار دیتا ہے۔ اس وقت انسان اپنے خدا تعالےٰ سے ایک نیا عہد باندھتا ہے اور اس عہد کی پاسداری کے لئے عزم بالجزم کرتا ہے

الغرض اسلام میں رسومات کی بجائے دلی خلوص اور عزم بالجزم پر زور دیا جاتا ہے یہ چیز ہے جو انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے اسلام میں اس کا نام "توبہ" رکھا گیا ہے۔ یعنی توبۃ النصوح یعنی توبہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے۔ اللہ تعالےٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرے اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالےٰ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں۔ مثلاً حج کرنے والے حج کر کے آتے ہیں اور واپس آکر چند دنوں کے بعد پھر بد بدیوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو ان کے اس حج سے کیا فائدہ؟ خدا تعالیٰ گناہوں سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر قادر ہے کہ گناہ چھوڑ دے اور پھر نہ چھوڑے تو خدا تعالےٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر وباؤں سے بچے رہیں تو چاہیئے کہ سچی توبہ کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۷)

احباب آئندہ جلسہ میں آنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ بھی توبہ کا مقام ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ جلسہ میں اس عزم کے ساتھ آئیں کہ وہ اس مقدس زمین میں پہنچ کر عہد کریں گے کہ وہ اپنی گزشتہ فروگزاشتوں کو ترک کر کے نئی زندگی اختیار کریں گے جو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہو گی اور جو اس عہد کی تجدید ہو گی جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

مردِ مؤمن کا رفع وصعود

یہ ہے مردِ مؤمن کا رفع وصعود
قیام و رکوع و قعود و سجود
محمدؐ پہ نازل ہوئی الکتاب
کھلے جس سے اسرارِ بود و نبود
مسلمان کا نام ہی نام ہے
رواجِ ہنود و مزاجِ یہود
ملا ہے غضب ناخنِ دیں انہیں
سیاست کے کرتا ہے حل جو عقود
ہیں تنویرِ اقوامِ مغرب مگر
ہمارے زمانے کے عاد و ثمود

بمبئی میں کیتھولک عیسائیوں کا بین الاقوامی اجتماع

جماعت احمدیہ کی طرف سے دس لاکھ افراد کو تبلیغ ۔ پاپائے اعظم کو قبول اسلام کی دعوت

ایک لاکھ سے زیادہ اسلامی کتب کی اشاعت

انگریزی ۔ اردو ۔ مرہٹی اور گجراتی اخباروں میں تبلیغی مہم

مکرم مولوی مسیح اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن بمبئی

(۲)

وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اس بین الاقوامی اجتماع کو جو ایشیا میں اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع تھا پیغام اسلام پہنچانے کے لئے جس اولوالعزمی اور حوصلہ مندی سے کام لیا۔ اس پر آپ ہزار تحسین و ستائش کے مستحق ہیں۔ پیانے کا ذکر تو پہلے آچکا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک لاکھ سے زیادہ کتابیں ہدیہ اور تحفہ کے طور پر دینے کے لئے بھیجیں۔ جن میں عام اسلامی عقائد و تعلیمات کے علاوہ خاص وفات مسیح کے موضوع پر بھی ۵ ہزار سے زیادہ کتب تھیں۔ اس ناقابل فراموش کارنامہ کے انجام دینے میں جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کے علاوہ جنوبی ہند کی بعض جماعتوں نے بھی صاحبزادہ صاحب کے ساتھ خوب تعاون کیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد نے وفات مسیح پر ایک پمفلٹ

Latest Finding
About Jesus christ

نہایت دیدہ زیب کاغذ و طباعت کے ساتھ ۲۰,۰۰۰ سے زیادہ تعداد میں چھپوائی۔ جن میں سے ساڑھے سترہ ہزار اس اجتماع کے لئے میرے نام بھیجی گئیں۔

دوسرا پمفلٹ جماعت احمدیہ کنانور نے

Present to Pope

پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کرایا۔ ان دونوں کتابوں کا مضمون ایک ہی ہے۔ ان میں جناب مسیح کے تینوں دور زندگی کے تین فوٹو بھی ہیں یعنی جوانی ۔ ادھیڑ اور بڑھاپے کے جو انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا نے شائع کئے ہیں۔ اور بھی بعض جدید معلومات ہیں

اس کے علاوہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے اس موضوع پر مندرجہ ذیل کتب ہزاروں کی تعداد میں بھیجیں۔

مسیح ہندوستان میں (انگریزی)

مسیح نے کہاں وفات پائی۔ (انگریزی)

قبر مسیح "

ان چھوٹی چھوٹی کتابوں کے علاوہ بڑی بڑی کتابیں بھی جیسے قرآن شریف۔ لائف آف محمد ۔ ٹیچنگ آف اسلام ، احمدیت ، حقیقی اسلام ہزاروں کی تعداد میں بھیجی گئیں تری جبری کیرالا کے ایک دوست نے بھی ایک اشتہار پانچ ہزار کی تعداد میں بھیجا۔ اور ربوہ سے بھی بعض قیمتی کتب اس اجتماع کے لئے آئیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے اس تبلیغی مہم کی ذمہ داری میرے سپرد کی تھی۔ میں نے یہاں کے حالات دیکھ کر محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ بمبئی تنہا اتنے وسیع پیمانے پر ان کتابوں کی مناسب رنگ میں اشاعت نہیں کر سکتی۔ اس لئے جنوبی ہند کی بعض جماعتوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ حیدر آباد اور یادگیر جو قریب کی جماعتیں ہیں ان کے امراء کو تحریک کی۔ کہ وہ ان دنوں کے لئے اپنے خدام بمبئی بھیجیں۔ اور گاڑی بھی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے بھی تحریک کی۔ بدر میں بھی اعلان کیا گیا الحمد للہ کہ ان جماعتوں نے اس تحریک پر لبیک کہی۔ اور حیدر آباد ، یادگیر سے ۳ خدام مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد و سکندر آباد کی سرکردگی میں دو جیپ گاڑیوں کے ساتھ بمبئی پہنچ گئے۔ مدراس سے مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان بھی آگئے ان احباب کے علاوہ مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ ، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج آندھیرا پردیش اور مکرم مولوی شیخ احمد صاحب مبلغ یادگیر بھی آگئے۔

اس سے پیشتر کہ ۲۸ نومبر کی تاریخ آتی اور میں تبلیغی جدوجہد کے آغاز کا اعلان کرتا پولیس کے افسروں کو اس سکیم کی اطلاع دی۔ انہیں دار التبلیغ بلایا۔ وہ آئے کتابیں دیکھیں اور ایک ایک سیٹ اپنے ساتھ لے گئے پھر میں خود مسٹر جیہ اللہ پولیس کمشنر سے ملا۔ اور ان کو بھی اس تجویز سے مطلع کیا۔

تبلیغی جدوجہد کا آغاز

۲۸ نومبر کو میں نے اپنی تبلیغی جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ احباب جماعت تھیلوں میں کتابیں لے کر جلسہ گاہ کی طرف چلے۔ میں نے ان تمام مجاہدوں کو تاکید کر دی کہ پولیس کے احکام کی فوراً تعمیل کریں۔ اگر کوئی شخص کتاب لینے سے انکار کرے تو برا نہ منائیں۔ اور اگر کوئی کتاب کے ساتھ بدسلوکی کرے۔ تو اس کا بھی شکریہ ادا کریں۔ اگر کوئی کتاب پھاڑ کر پھینک دے تو حتی الامکان وہ ٹکڑے اٹھالیں۔ اور کتابیں تعلیم یافتہ اشخاص کو ادب و احترام سے پیش کریں۔ خدا کا فضل ہے کہ ہمارے نوجوانوں نے ان ہدایات کا ہمیشہ خیال رکھا۔ اس لئے وہ آخر تک نہایت کامیابی سے لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔

ہمارے پاس جو کتابیں تھیں۔ ان کے دو حصے کر دیئے گئے۔ تمام عقائد و تعلیمات کی کتب اور وہ کتابیں جن کا عنوان خاص وفات مسیح سے ہے۔ پہلے دن تجربہ کے طور پر عام عقائد و تعلیمات کی کتابیں تقسیم ہوتی رہیں۔ اس اثناء میں عیسائیوں اور بعض دوسرے اشخاص کی طرف سے پولیس پر دباؤ ڈالا گیا کہ ہماری جدوجہد ممنوع قرار دے دی جائے۔ مگر پولیس کی طرف سے ہم لوگوں کو تقسیم کتب کی آخر تک مکمل آزادی رہی۔

۲۹ نومبر کو انڈین ایکسپریس میں ہمارے خدام کی تبلیغی جدوجہد اور ایک پمفلٹ "اسلام وقت کی پکار" (انگریزی) کے تقسیم کئے جانے کی اس کے رپورٹر نے مؤثر الفاظ میں خبر دی۔ ۳۰ نومبر کو میں نے اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو ان کتابوں کا ایک ایک سیٹ بھیجا۔ جو ... دنوں تقسیم کی جا رہی تھیں۔ یکم دسمبر کو ان میں سے چھ اخباروں نے نہایت نمایاں طور پر یہ خبر شائع کی۔ ۴ دنوں میں ساٹھ ہزار سے زیادہ کتابیں پمفلٹ تقسیم ہو چکی تھیں۔ اور شہر کے گوشہ گوشہ میں اس تبلیغی جدوجہد کی دھوم مچ گئی تھی۔ عوام کے علاوہ پولیس کے آفیسر بار بار دار التبلیغ آکر حالات دریافت کرتے رہے اور تازہ مطبوعات لے جاتے تھے۔

۲ دسمبر کی شام کو ۵ بجے پاپائے اعظم آنے والے تھے۔ سارا شہر امنڈ کر ہوائی اڈے کی طرف چلا گیا تھا اور یہ اتفاق دیکھئے کہ اس دن ہم بھی دو کتابچے شائع کرنے والے تھے جن کا عنوان ہی وفات مسیح ہے۔

احمدی نوجوانوں پر عیسائیوں کا حملہ

اس دن دس خدام کی ڈیوٹی ہوائی اڈہ پر تھی۔ یہ جیپ میں لٹریچر بھر کے بعد زوال اپنی ڈیوٹی پر چل پڑے۔ چار خدام کی ڈیوٹی ماہم اور باندرہ میں تھی جہاں عیسائیوں کی معتدبہ تعداد رہتی ہے۔ آج پہلا دن تھا کہ ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ ہمارے جو خدام ماہم اور باندرہ میں متعین تھے۔ ان کے ساتھ عیسائیوں نے زیادتی کی۔ دو چار گھونسے اور مکے بھی چلائے۔ ہمارے یہ خدام تو فتنے کی اس جگہ سے ہٹ گئے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسی جگہ ہمارے نوجوانوں کی دوسری پارٹی آئی۔ یہ وہی پارٹی تھی جو ہوائی اڈے پر متعین تھی۔ یہ حالات سے بے خبر تھے۔ ان میں سے بھی ایک شخص نے جب یہاں دو کتابیں تقسیم کیں۔ تو یہ دیکھ کر عیسائیوں کے ایک گروہ نے ان خدام پر حملہ کر دیا۔ اس پارٹی میں میرے دونوں لڑکے بھی تھے۔ یہ حملہ ہوتے ہی اکثر دوست تو تھوڑی بہت مار کھاتے ہوئے جیپ سے باہر آگئے مگر حیدر آباد کا ایک نوجوان مکرم یوسف حسین ابن احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت حیدر آباد جیپ میں پھنس گیا۔ ان شر پسند عناصر نے انہیں زد و کوب کیا۔ حتی کہ وہ بدحال ہو کر گر پڑے سر، منہ اور ناک سے خون بہنے لگا۔ پھر وہ جیپ میں گھس گئے۔ اور اسے کافی نقصان پہنچایا۔ یہ حالت دیکھ کر بعض دوست پولیس سٹیشن پر گئے۔ اور پولیس کی مدد لے کر آئے۔ میں اس وقت اول میدان میں پوپ کا استقبال کر رہا تھا۔ مجھ کو اس واقعہ کی اطلاع رات کے ۹ بجے بمبئی سنٹرل کے پاس ہوئی۔ میں اس وقت ایک غیر احمدی دوست سیٹھ عبد اللطیف صاحب کو لے کر جائے واقعہ کی طرف چل پڑا۔ سیٹھ محمد معین الدین آزاد نوجوان اور دوسرے احباب بھی ٹیکسیوں پر چلے۔ پولیس سٹیشن پر پہنچے تو وہاں جیپ کھڑی تھی۔ اور ایک کانسٹیبل اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ سارے دوست خیریت سے تھے۔ میں سبھوں کو دار التبلیغ لے آیا۔

حملہ کا نتیجہ

میرے نزدیک اس واقعہ کو کوئی اہمیت

نہیں لکھنؤ۔ راہ خدا میں ایسے صدمے سہنے ہی پڑتے ہیں مگر یہاں بات وہی ہوئی کہ

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

صبح کو مرہٹی زبان کے سب سے کثیر الاشاعت روزنامہ "مراٹھا" نے اور اردو اخبار قیادت نے بہت نمایاں طور پر یہ خبر شائع کر کے عیسائیوں کے رویے کی مذمت کی۔ اسکے بعد "دی پریس بلیٹن" اور دوسرے چھ روزناموں میں اس واقعہ کی پوری تفصیل شائع ہو گئی۔ بعض اخبار فروشوں نے تو یہ نعرہ لگا کر سنسنی پھیلا دی کہ "عیسائیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا" ان اخباروں میں ہمارے عقیدۂ وفاتِ مسیح کا ذکر بھی آ گیا۔ اس واقعہ کے بعد پولیس ہوشیار ہو گئی۔ چرچوں کے پاس پہرے بٹھا دئے گئے لیکن ہماری تبلیغی آزادی میں کوئی خلل نہیں ڈالا گیا۔

چنانچہ ۳۔ دسمبر کو ہمارے یہ زخم خوردہ جوان زیادہ ہمت۔ استقلال اور مستعدی سے میدانِ جہاد میں آ گئے۔ آج تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہر شخص سے کتابیں پڑھوا کے دم لیں گے۔ اس دن میں خود شروع سے آخیر تک ان خدام کے ساتھ رہا۔ اور حالات کا مطالعہ کرتا رہا۔

۴۔ دسمبر کو قبر مسیح (انگریزی آ) تحفۃً لوگوں کو دے دینے کی باری تھی۔ مگر آج یوکریسنگ کانگریس کی رونق بھی ختم ہو گئی تھی۔ حاضرین کی تعداد بھی بہت کم تھی اس لئے آج نسبتاً ایسے اشخاص کچھ کم ملے جنہیں کتابیں دی جا سکیں۔ پھر بھی اس دن چار ہزار سے زیادہ آدمیوں کو پیغام احمدیت پہنچا دیا گیا۔ یہ تبلیغی جدوجہد ۲۸۔ نومبر کو شروع کی گئی تھی۔ نہایت خیر و خوبی سے ۴۔ دسمبر کو پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی۔ اس کار خیر میں چند غیر از جماعت دوستوں نے بھی میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔

یہ چند دن جیسی خوشی اور چہل پہل کے تھے۔ خدا ہمیشہ ایسے دن دکھائے۔ صبح سویرے سے دوستوں کا کتابوں پر مہریں لگانا۔ کتابوں کا شمار کرنا۔ ڈیوٹی تقسیم کرنا۔ اور پھر ڈیوٹی پر جانا کتنا دلچسپ مشغلہ تھا۔

پھر میں نے یہ محسوس کیا کہ ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں کتابیں دے دینا تو چنداں دشوار نہیں لیکن چیدہ چیدہ افراد کو ڈھونڈھنا ان کو کتابیں دینی۔ اور ان کے سوالات کا مناسب جواب دینا بہت دشوار کام ہے۔ اس کے لئے ہمت اور استقلال کے علاوہ وقت بھی چاہیئے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ ہمارے خدام انتھک کوشش اور برق رفتاری سے کام کرتے رہے۔ اگر خدا انہیں یہ حوصلہ نہ دیتا تو اتنے وسیع پیمانہ پر لاکھوں آدمیوں کو یہ مذہبی تحفہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔

ہم کو کانگریس کے منتظمین سے جو شکایت ہے اس کے خلاف بعض اخبارات میں میرے خطوط شائع ہو چکے ہیں۔ ہم اس تحریر کے ذریعہ پھر اس کے رویہ پر اظہار افسوس کرتے ہیں جنہیں نہ بک اسٹال دیا گیا۔ نہ ایڈیٹر آزاد نوجوان کو پریس انٹرویو کی اجازت دی گئی۔ نہ پوپ سے جماعتِ احمدیہ کی ملاقات کا بندوبست کیا گیا۔

ہم اخبار والوں کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ بروقت تعاون کیا اور ہمارے خدام کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

محکمۂ پولیس نے شروع سے آخیر تک ہمارے خدام کو جس آزادی سے لٹریچر تقسیم کرنے کی اجازت دی ہم اس کے لئے اس کے مشکور ہیں اور اس عادلانہ منصفانہ سلوک پر ہم اس کو مبارکباد دیتے ہیں۔

اخبارات میں ہماری مہم کا چرچا

ہماری تبلیغی جدوجہد کا ایک دور ختم ہو گیا۔ اب اس کے خوشگوار نتائج کا انتظار ہے۔ اس مہم کے بعد کیا اخبارات اور کیا عوام سبھوں کا احمدیہ مسلم مشن کی طرف رجوع ہو گیا ہے۔ روزانہ نئے نئے لوگ ملاقات کے لئے آ رہے ہیں۔ ذوق و شوق سے کتابیں لے جا رہے ہیں۔ ابھی مسیحی مبلغین کے سب سے بڑے ادارے کے Salvation Army کمشنر کا نمائندہ آیا اور ہر کتاب کے چھ نسخے لے گیا ہے۔ اس نے کہا کہ ہم یہ ساری کتابیں اپنے بڑے بڑے اداروں کو بھیج رہے ہیں۔ انہیں میں لندن کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے وہاں بھی یہ سب کتابیں اس ادارے کی طرف سے بھیجی جا رہی ہیں۔ اور بہت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں جنہیں ہم ڈاک کے ذریعہ کتابیں بھیج رہے ہیں۔ اور مقام مسرت یہ ہے کہ اس مسئلہ سے زیادہ دلچسپی عیسائی حضرات ہی لے رہے ہیں۔ اب ہماری کوشش یہ ہے کہ ان دنوں جو کتابیں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کی گئیں۔ اخبارات میں ان پر ریویو آئے۔ خدا اس مقصد میں بھی کامیاب کرے۔

ابھی تک جن اخبارات و رسائل میں اس تبلیغی جدوجہد کا شاندار الفاظ میں ذکر آ چکا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

نام اخبارات و رسائل		تاریخ
انڈین ایکسپریس	انگریزی روزنامہ	۱۲/۶۴
اردو ٹائمز	اردو روزنامہ	۱۱/۶۴
ہندوستان	اردو روزنامہ	۱ ۱۲/۶۴
اجمل	" "	۱ ۱۲/۶۴
آشکار	" "	۱ ۱۲/۶۴
آج	" "	۱ ۱۲/۶۴
مراٹھا	مرہٹی روزنامہ	۴ ۱۲/۶۴
قیادت	اردو روزنامہ	۴ ۱۲/۶۴
فری پریس بلیٹن	انگریزی روزنامہ	۴ ۱۲/۶۴
انقلاب	اردو روزنامہ	۵ ۱۲/۶۴
اردو ٹائمز	" "	۵ ۱۲/۶۴
آشکار	" "	۵ ۱۲/۶۴
اجمل	" "	۵ ۱۲/۶۴
مراٹھا	مرہٹی روزنامہ	۶ ۱۲/۶۴
بمبئی سماچار	گجراتی روزنامہ	۶ ۱۲/۶۴
نقش کوکن	اردو روزنامہ	بابت دسمبر ۱۹۶۴ء

ان تمام اخباروں کے تراشے نظارت دعوت و تبلیغ کے نام بروقت بھیجتا رہا ہوں ابھی اخباروں میں ان خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی بعض اخباروں میں اس تبلیغی جدوجہد کا ذکر آیا۔

پاپائے اعظم سے ملاقات کی جب کوئی توقع نہیں رہی تو ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک مختصر سا مضمون تیار کیا۔ جس میں ان کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ اپنے عقائد میں سے وفاتِ مسیح اور نزولِ مسیح کا ذکر کیا اور ان کو قبولِ اسلام کی دعوت دی۔

میں مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین اور آزاد نوجوان کے ساتھ یہ مضمون لے کر ٹائمز آف انڈیا۔ انڈین ایکسپریس اور فری پریس کے آفس گیا۔ اور کوشش کی کہ ان اخباروں میں سے کوئی سا اخبار معاوضہ لے کر یہ مضمون پہلے صفحہ پر شائع کر دے مگر افسوس کہ کوئی اخبار اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔

بہرصورت ہم لوگوں نے مؤثر طور پر پاپائے اعظم ان کے مقربین اور عام مسلمانوں تک پیغام اسلام پہنچانے کے لئے ہر قسم کی کوشش کی۔ اب دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے نیک ثمرات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

سمیع اللہ

انچارج احمدیہ مسلم مشن

بمبئی

"یومِ والدین"

احمدی بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں والدین (مرد اور عورتیں) کا تعاون ازحد ضروری ہے۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب مجالس ماہ دسمبر میں "یومِ والدین" کا انعقاد کریں اس طرف شہری مجالس کے علاوہ دیہاتی مجالس بھی خاص توجہ کریں۔

پروگرام میں بچوں کی تقاریر کے علاوہ والدین کی بھی تقریریں ہوں۔ بچوں کے علمی اور ورزشی مقابلے کروا کر انعامات بھی اسی جلسہ میں والدین کے سامنے تقسیم کئے جائیں۔ جلسہ کی کارروائی اشاعت کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

عزیزم کمال الدین حبیب احمد نے امسال بی۔ ایس سی (آنرز) کا فائنل امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور سکالرشپ ملنے کی خدا کے فضل و کرم سے قوی امید ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ عزیزم کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ اور زمانے کی مسموم ہوا سے عزیز کو محفوظ رکھ کر دین کا مخلص اور فدائی خادم بنائے۔ آمین۔

(خاکسار روشن الدین احمد واقفِ زندگی۔ مبلغِ مشرقی افریقہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے ۔۔۔ اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے"

(ملفوظات ص۱۷۱ جلد پنجم)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حال ہی میں جماعت اسلامی کے ناظم شعبہ نشر و اشاعت مسٹر نعیم صدیقی کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں ان لوگوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ جو مذہب کا نام لے کر سیاسیات میں حصہ لیتے ہیں اور "صالحیت" یا "اسلامیت" کا لبادہ اوڑھ کر دوسروں کے خلاف بہتان طرازیوں سے کام لیتے ہیں اور نفرت و حقارت کے جذبات کو بھڑکاتے ہیں۔ اس بیان کا ایک حصہ ملاحظہ ہو:۔

"افکار و گفتار کی وہ گندگی جو اہل دنیا اور "بندگان ہوس" میں پائی جاتی تھی اور جس کو دین ناآشنا سیاست کی کشاکشی نے خوب خوب فروغ دیا ہے۔ وہ اب اصحاب دلق و سجادہ اور ارباب منبر و محراب کے حلقوں میں بھی سرایت کر چکی ہے اور جسارت بھی اس حد تک کر چکی ہے کہ اسے نہ اب عباؤں اور قباؤں سے ڈھانپا جا سکتا ہے نہ رنگین شامیانوں اور دریوں سے۔ بلکہ اب یہ زندگی کے چوراہوں میں اچھالی جانے لگی ہے ..... آج سب سے زیادہ رنجیدہ مثالیں بیشتر مذہبی و روحانی بزرگوں کی طرف سے پیش کی جا رہی ہیں جو ذرا ذرا سے اختلافات پر تکفیر و تفریق پر اتر آتے ہیں ..... ممتاز شخصیتوں کا ذکر تضحیک و توہین کے ساتھ کیا گیا ہے۔ دوسروں کے نقطہ ہائے نظر کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ مناظرانہ شان سے کھلی کھلی بہتان طرازیاں کی گئی ہیں اور محبت و خیر خواہی کا اسلوب اختیار کرنے کی بجائے تحریروں میں نفرت کا لاوا اگلا گیا ہے۔ مزید بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ان حضرات کے اپنے حلقے میں شاید کوئی رجل رشید بھی ایسا نہیں رہا جو اندر سے ٹھوکا لگا سکے .... جب کبھی مذہب و روحانیت کی علمبرداروں نے اپنی متاع علم و تقوی کو سیاست کی منڈی میں لا ڈالا ہے تو ایسا بڑے سے بڑا سودا بھی خسارے کا سودا ثابت ہوا ہے۔" (نوائے وقت ۹ دسمبر ۶۲ء)

معلوم ہوتا ہے کہ نعیم صدیقی صاحب نے اپنے گریبان میں جھانک کر یہ ساری کیفیات بیان کی ہیں۔ کیونکہ

ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

ایک ولی اللہ اور وجدانی شاعر

ایک اخبار نے چاچڑاں شریف والے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"حضرت غلام فرید غربی پاکستان کے بہت بڑے ولی بھی تھے اور بہت بڑے وجدانی شاعر بھی۔ فقر و ولایت اور شعر و شاعری دونوں چیزیں آپ کے ساتھ اس قدر شہرت پا چکی ہیں کہ یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ خواجہ صاحب کا کلام ان کی درویشی کے سبب زیادہ مقبول ہوا یا حضرت کی شاعری ان کی ولایت چمکانے کا ذریعہ بنی۔ میرے نزدیک دونوں ہی اوصاف جلیلہ عطائے ایزدی ہیں۔ انہیں اردو میں میر کا درجہ دیا جا سکتا ہے تو فارسی میں وہ دوسرے رومی ہیں ..... حضرت خواجہ فرید کے ہر شعر سے رسول کریم کی محبت ٹپکتی ہے۔"

(نوائے وقت ۶ دسمبر)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلاشک و شبہ مغربی پاکستان کے ایک بہت بڑے روحانی بزرگ تھے۔ یہ ان کی بزرگی اور ان کی محبت رسول کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس سے بڑے بڑے علماء و مشائخ محروم رہ گئے۔ یعنی انہیں اس زمانہ کے امام اور مامور کو شناخت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں خط تحریر فرمایا تو انہوں نے جواب میں لکھا:۔

"اے ہر ایک حبیب سے عزیز تر! آپ کو معلوم ہو کہ میرا مقام ابتدا ہی سے آپ کی تعظیم کرنا ہے۔ تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو کبھی میری زبان پر بجز تعظیم و تکریم اور رعایت آداب کے آپ کے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ میں بلاشبہ آپ کے نیک حال کا معترف ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں۔ آپ کی سعی عنداللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا آپ پر بڑا فضل ہے میرے لئے عافیت بالخیر کی دعا فرمائیں۔"

(اشارات فریدی جلد ۲)

فاعتبروا یا اولی الابصار!

روزنامہ مشرق لاہور میں فاروق۔ سابق شاہ مصر کے کچھ حالات شائع ہوئے ہیں۔ کچھ حصہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

"سر شام روم کی معروف سڑکوں پر آج بھی ایک گورا چٹا اور تنومند وجیہہ آدمی آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے چہل قدمی کرتا نظر آتا ہے ..... یہ دراصل مصر کے سابق بادشاہ شاہ فاروق ہیں جو مصر کے تخت سے محروم ہونے کے بعد روم میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ فاروق کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ قانون کا حکم رکھتے تھے ..... لیکن آج انہیں ہمیشہ اپنی جان کا خطرہ ہی نظر آتا ہے ..... ایک دور وہ تھا کہ نوجوان اور خوبصورت فاروق ایران کے شہنشاہ کی بہن فریدہ کے شوہر تھے اس وقت ان کے قبضہ قدرت میں شاندار محل تھے ان کا حرم حسین اور خوبصورت لڑکیوں کے بہترین انتخاب کے لئے ساری دنیا میں مشہور تھا ..... کروڑوں پونڈ نقدی کے واحد مالک تھے ..... آج یورپ کے قمار خانوں میں چند سکوں کی مدد سے اپنی پرانی عظمت و اقتدار کی یادوں کو تازہ کرنیکی کوشش کرتے ہوئے ساٹھ سالہ مریض نظر آتے ہیں۔ حالانکہ انکی حقیقی عمر ابھی صرف ۴۴ سال ہے .... فاروق نے ملازمت حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کر دی ہے لیکن اس کوشش میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ملازمت کے لئے انہیں صرف ایک پیشکش ہوئی اور وہ مانچسٹر کے بیلی ویو سرکس میں ہاتھیوں کو سدھارنے والے کی جانب سے۔ جس نے سرکس کے دوران فاروق کو ہاتھی کے ساتھ کھڑا ہونے کے معاوضہ میں بارہ ہزار پونڈ سالانہ ادا کرنے کی پیشکش کی۔ فاروق نے انتہائی برے حالات میں بھی اس پیشکش کو قبول نہیں کیا۔"

(مشرق ۱۴ دسمبر ۶۲ء)

یہ ہے اس شخص کی عبرتناک حالت جو کسی زمانہ میں مصر کے سیاہ و سفید کا واحد مالک تھا۔ یہ وہی سابق شاہ فاروق ہے جس کے متعلق بیروت کے ایک مشہور اخبار الصیاد نے ۱۹۵۲ء میں یہ اطلاع شائع کی تھی کہ:۔

ترجمہ:۔ "ظفر اللہ خان ..... نے جن کا شمار دنیا کی خاص سیاسی اور اسلامی معزز شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ شاہ فاروق کو سیاسی اور مذہبی امور پر مشتمل اہم نصائح کیں۔ اس پر شاہ فاروق ناراض ہو گیا اور اس ملاقات کے بعد اس نے علمائے ازہر کو بلا کر ان کو مجبور کیا کہ وہ ظفر اللہ خان کے خلاف ملحد اور خارج از دین ہونے کا فتویٰ صادر کریں۔"

(ہفت روزہ الصیاد بیروت ۱۸ اگست ۱۹۵۲ء)

ضرورت ہے

احمدیہ فارمز حیدر آباد ڈویژن میں تجربہ کار مینیجرز کی ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ اور عملی کام کا تجربہ رکھنے والے اصحاب کے لئے ملازمت اور خدمت سلسلہ کا عمدہ موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں ہمراہ تصدیق صدر جماعت و ضروری سرٹیفکیٹ وغیرہ بھجوا دیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی ظفر اسلام صاحب سابق انسپکٹر بیت المال آجکل مختلف عوارض کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔

احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات
حصہ پنجم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبہ جو جماعت کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں ۔ یہ خزانہ علم و عرفان ۔ جلسہ سالانہ پر طلب فرمائیں ۔

فصل الخطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو رد عیسائیت کے مبسوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے ۔ ہدیہ :- فی نسخہ سات روپے (۷-۰۰)

فضائل القرآن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پُر معارف اور پُر حکمت مضامین پر مشتمل ہے ۔

ہدیہ :- علاوہ محصول ڈاک آٹھ روپے صرف

ملنے کا پتہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۳۰ 9/62 تا 1/62 ۱)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پچیس روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۶۲۱	مکرم ناصر احمد صاحب محمود لاہور	۲۴-۰۰
۶۲۲	احباب جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۲۵-۷۵
۶۲۳	" " " ڈھاکہ بذریعہ مکرم لطیف احمد صاحب	۹۴-۵۰
۶۲۴	محترمہ مسز لطیف احمد صاحب وہاڑی ضلع ملتان	۲۵-۰۰
۶۲۵	مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب پشاور	۷۵-۰۰
۶۲۶	احباب جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ مکرم مرزا عبدالمجید صاحب	۲۲-۰۰
۶۲۷	احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب	۴۵-۰۰
۶۲۸	احباب جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ بذریعہ مکرم محمد صدیق صاحب	۶۷-۱۵
۶۲۹	مکرم جناب عبدالرحمٰن صاحب جیکب آباد سندھ	۵۰-۰۰
۶۳۰	مکرم جناب اسد اللہ خان صاحب جیکب آباد سندھ	۵۰-۰۰

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

پتہ مطلوب ہے :-

مکرم شیخ محمود احمد صاحب ولد شیخ عبدالرحمٰن صاحب (وصیت نمبر ۱۲۰۳۶) قوم شیخ ۔ پیدائشی احمدی نے طالب علمی کی حالت میں بوریوالہ ضلع ملتان سے مورخہ 3/52 ۲۸ کو وصیت کی تھی ۔ کچھ عرصہ پاکپتن ضلع منٹگمری میں رہے ہیں ۔ اب ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے ۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو ۔ یا موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھ رہے ہوں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں ۔

مکرم محمد احمد یحییٰ صاحب ولد فیروز احمد صاحب (وصیت نمبر ۱۳۵۲۲) قوم جٹ پیدائشی احمدی نے موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے مورخہ 1/52 ۲۶ کو وصیت کی تھی ۔ ۶۲

۵۳ ۔ دفتر ہذا کو ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے ۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھ رہے ہوں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(دو نئی کتابیں)

اصحاب احمد جلد پنجم حصہ سوم

یعنی سیرت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ۔

مکتوبات اصحاب احمد حصہ دوم

یعنی حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے غیر مطبوعہ قیمتی مکتوبات ۔

مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

قیمت اصحاب ۔ چار روپیہ ۴/- ——— مکتوبات دو روپیہ ۲/-

ملنے کا پتہ :- احمدیہ بکڈپو ——— ربوہ

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر

مجالس انصار اللہ کے نمائندگان نے سالانہ اجتماع پر اس بات کا وعدہ کیا تھا ۔ علاوہ چندہ مجلس کے وہ چندہ جات اشاعت لٹریچر ۔ سالانہ اجتماع اور تعمیر کا بجٹ بھی سو فیصدی پورا کر دیں گے ۔ اب اس وعدہ کو پورا کرنے کا وقت ہے ۔ تمام نمائندگان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس میں اس کے لئے کوشش کریں ۔ اور نتیجہ سے مرکز کو اطلاع دیں ۔ جزاکم اللہ خیراً ۔ قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

بچوں کے دینی نصاب ——— کامیابی کی راہیں

کے متعلق ۔ مکرم محترم جناب ناظر صاحب تعلیم تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ

" آپ کے شائع کردہ سلسلہ کتب جو دینی معلومات پر مشتمل ہے ۔ بچوں کے لئے نہایت درجہ مفید ہے ۔ انداز بیان نہایت پسندیدہ اور بچوں کے لئے دلچسپ ہے ۔ کتابت اور طباعت بھی عمدہ ہے اور فوٹو جو جابجا موزوں مقامات پر برائے تشریح رکھے گئے ہیں یہ کتب کو اور بھی زیادہ عمدہ اور دلچسپ بنا دیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کام کو ہر طرح بابرکت بنا دے اور بچوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے ۔"

چاروں باتصویر کتب کا سیٹ صرف دو روپے ۲/- میں دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکتا ہے ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب سے ضروری گذارش

الفضل کے بعض ایجنٹ حضرات یہ شکایت کرتے ہیں کہ احباب ان سے اخبار لے کر اپنے بل وقت پر ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے انہیں اپنے بلوں کی رقم بروقت مرکز میں بھجوانے میں بہت دقت پیش آتی ہے ایسے جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بل ہر ماہ کے شروع میں ضرور اپنے ایجنٹ کو ادا کر کے شکریہ کا موقع دیں ۔

(مینجر الفضل)

سردی

میٹھی ۔ خوش ذائقہ اور بے ضرر "کیوریٹو" سے نہ صرف سردی ہی دور ہوتی ہے بلکہ سردی سے پیدا ہونے والی تمام بیماریاں مثلاً کھانسی ، زکام ، انفلوئنزہ ، نمونیہ گلے کی خرابی اور مختلف قسم کی دردیں وغیرہ فوری اور مستقل طور پر دور ہو جاتی ہیں ۔

فی شیشی اڑھائی روپے ۲/۵۰ ۔ فی پیکٹ ۱۳ پیسے

ربوہ کیوریٹو سنٹر ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ۔ گول بازار

لاہور کیوریٹو سنٹر ۔ ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ ، دی مال

حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے" (ارشاد گرامی حضرت مسیح موعودؑ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۶۲ء

میں شمولیت و واپسی کے لئے :-

۲۶ دی مال

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

(جسے جماعتی تقریبات کے ہر موقع پر تعاون کا شرف حاصل رہا ہے)

کو خدمت کا موقع دیں یہ آپ کی اپنی کمپنی ہے

اضلاع

سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات منٹگمری، بہاولنگر، لاہور، لائل پور، و دیگر مقامات

سے پوری بسوں کی بکنگ شروع ہے (مینیجر)

مطب حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء

زنانہ و مردانہ امراض

صحیح تشخیص، قابل اعتماد ادویات

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

دکان قابل فروخت

ایک نہایت باموقعہ اور چالو دکان گول بازار میں قابل فروخت ہے
ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں :-

مسعود احمد

کلرک صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مقوی دماغ

دماغی کام کرنیوالوں کے لئے تحفہ ... ا روپیہ

سرو بیٹی

نوجوانوں کی صحت کی محافظ ... ۵ ،،

شہزول

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا ... ۲ ،،

شہزین

مرض اٹھرا کی معتدل ٹکیاں ... ۳ ،،

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا

حبوب مفید اٹھرا

قیمت مکمل کورس ۱۵/ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار، ربوہ

نادر موقع

لاہور سے تقریباً ۸۰ میل دور ضلع شیخوپورہ میں چھ مربع اراضی زرعی جس میں ایک فصلہ پانی نہری ہے اور چھ انچ کا نیا ٹیوب ویل نصب کیا گیا ہے۔ ایک ایسے حصہ دار کی ضرورت ہے، جو بذریعہ ٹریکٹر کاشت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ زمین ہموار، زرخیز اور باموقعہ ہے تفصیل کیلئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف

A-30 میکلوڈ روڈ - لاہور (نزد ریٹز سینما)

جلسہ سالانہ کا تحفہ

"گورو نانک جی کا گورو"

قیمت فی نسخہ ۵۰/ اعلیٰ کاغذ ۲/-

جلسہ کے دنوں میں ہر ایک کتب فروش سے طلب فرمائیں

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

مینیجر الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے

(مینیجر)

امانت فنڈ تحریک جدید

"میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مغرب میں تبلیغ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے وقت کی ایک اہم ضرورت

جامعہ احمدیہ میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر

ربوہ: ہیگ کی عالمی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس امر پر زور دیا ہے کہ مغرب میں اب اسلام کے کا مقابلہ عیسائیت یا اس کے کسی ایک دینی مسلک سے نہیں بلکہ فی الاصل لا مذہبیت سے ہے۔ وہاں مذہب سے بے نیازی اور لاتعلقی کی اس فضا میں دنیوی علوم اور ان سے استفادہ کی انسانی صلاحیتوں نے برق رفتاری کے ساتھ اس رنگ میں ترقی کی ہے کہ وہ اخلاقی اور روحانی اقدار سے پہلو بچا کر بہت آگے چلی گئی ہیں۔

ان حالات میں اہل مغرب کے لئے اخلاقی معیار کی طرف عود کرنا مشکل ہی نہیں محال بنا ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہاں جو مشکلات پیدا ہوئی ہیں ان کی وجہ سے تہذیب ہی نہیں بلکہ سرے سے نوع انسان کی بقا ہی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اہل مغرب ان مشکلات کا حل تلاش کرنے میں سرگرداں تو ہیں اور بڑی دلی تڑپ کے ساتھ سرگرداں لیکن وہ کوئی نظریاتی حل قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تاوقتیکہ عملی نمونہ کے ذریعہ اس نظریہ کا قابل عمل ہونا دو اور دو چار کی طرح ثابت نہ کر دکھایا جائے۔ فی زمانہ تبلیغ اسلام کی راہ میں یہی وہ سب سے بڑی مشکل ہے جسے سر کئے بغیر موجودہ دور کے مخصوص حالات میں بظاہر یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ اہل مغرب اسلام ایسے دین فطرت میں جس میں ان کی جملہ مشکلات کا اصل اور حقیقی حل موجود ہے۔ فوج در فوج داخل ہو کر خدائے واحد کے حقیقی پرستار بن جائیں۔ ان حالات اسلام کی پرحکمت تعلیم کے ایسے ہمہ گیر اور مکمل عملی نمونہ کے ذریعہ جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہو یہ ثابت کر دکھانا کہ اسلام ایک قابل عمل مذہب ہے اور اسی میں ہی ان کی جملہ مشکلات کا حقیقی حل موجود ہے تبلیغ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف مورخہ ۱۱ر دسمبر کو جامعہ احمدیہ میں الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام "مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی راہ میں ہماری مشکلات" کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے۔ صدارت کے فرائض الجمعیۃ العلمیہ کے نائب الرئیس لئیق احمد صاحب طاہر نے ادا کئے۔ الجمعیۃ کے اس خصوصی اجلاس میں جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ کے علاوہ ربوہ کے دیگر احباب بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے جامعہ کا ہال جہاں یہ اجلاس منعقد ہوا سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔

اصل مرض اور اس کی تشخیص

محترم چوہدری صاحب موصوف نے تقریر کے آغاز میں اس امر کو واضح فرمایا کہ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے میدان میں ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہے اپنے انتہائی محدود وسائل کے پیش نظر ہم نے اب تک جو کوششیں کی ہیں ان پر لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کی مثل صادق آتی ہے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈال کر ان کے خوش کن نتائج ظاہر فرمائے ہیں۔ تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم مغربی ممالک کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لے کر پہلے اصل مرض کی تشخیص کریں اور پھر علاج کی مقدور بھر کوشش عمل میں لائیں۔

اہل مغرب کا مطالبہ

تبلیغ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے مغربی ممالک کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ پیش کرتے ہوئے آپ نے توجہ دلائی کہ آج وہاں ہمارا مقابلہ عیسائیت سے نہیں بلکہ لامذہبیت سے ہے رومن کیتھولک فرقہ کو چھوڑ کر باقی تمام عیسائی فرقوں کی قدیم مذہبی حیثیت میں اب بہت کچھ تبدیلی آ چکی ہے۔ عیسائی عقاید کو اب وہاں جزو ایمان کی حیثیت سے نہیں بلکہ محض ثقافتی ورثہ کی حیثیت سے برائے نام تسلیم کیا جاتا ہے فی الاصل اب وہاں عیسائیت کی بجائے لامذہبیت کو فروغ حاصل ہو چکا ہے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اب وہاں صرف اسلام ہی نہیں بلکہ فی الاصل مذہب کی حمایت کا بار بھی ہم پر ہی ہے ان حالات میں اہل مغرب کا مطالبہ یہ ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ ان میں کیا چیز نہیں ہے جو مذہب ان میں پیدا کر سکتا ہے وہ اس کا علمی جواب ہی نہیں بلکہ عملی جواب چاہتے ہیں۔ پھر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی وہاں اس قدر سرعت کے ساتھ ہوئی ہے اور ان علوم سے استفادہ کرنے میں خلق اور روحانی اقدار سے پہلو بچا کر وہ اس قدر آگے نکل چکے ہیں کہ اب انہیں اخلاق اور روحانیت کی طرف واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آ رہی۔ ادھر نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بے پناہ ترقی اور اس سے یک طرفہ استفادہ کے نتیجہ میں نوع انسان کی مکمل تباہی کا خدشہ بڑھتا چلا جا رہا ہے ان کی یہ وہ مشکلات ہیں جن کا خاطر خواہ حل وہ چاہتے ہیں اور دل سے چاہتے ہیں لیکن کوئی علمی حل ان کی تسلی نہیں کر سکتا تاوقتیکہ اس کا عملی نمونہ ان کے سامنے نہ آ جائے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کسی اور تبلیغ کی ضرورت نہیں ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ اسلام کے پیش کردہ اصول ارفع و اعلیٰ ہیں اور ان میں یہ اہلیت موجود ہے کہ یہ ہمارے دکھوں کا مداوا کر سکیں۔ لیکن ہمیں ان کا عملی نمونہ پیش کر کے دکھاؤ۔ روحانیت سے ماوراء وہ یہ مشاہدہ بھی کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا روزمرہ کی زندگی پر کیا اثر ہوگا وہ محض بحث کی خاطر یہ نہیں کہتے بلکہ دلی تڑپ کے ساتھ کہتے ہیں اور فی الواقعہ اسلامی تعلیم اور اصول کا وہ ایسا عملی نمونہ دیکھنے کے متمنی ہیں کہ جسے دیکھ کر دل یہ اطمینان پکڑ جائیں کہ اسلام ان کی مشکلات دور کر سکتا ہے۔

اسلام کی عملی تجربہ گاہ

مغربی ممالک کی اس صورتِ حال کے ضمن میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ آج اسلامی تعلیم کا ایسا دلوں کو مسخر کرنے والا نمونہ دکھانا ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ ہم اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا مشن لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے لئے اس نمونہ کے پیش کرنے کا امکان صرف ربوہ میں ہی ہے کیونکہ سب سے زیادہ تعداد میں ایک مقام پر ہم ربوہ میں ہی ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم یہاں اپنے آپ کو اسلام کی ایک عملی تجربہ گاہ (لیبارٹری) بنالیں جہاں دنیا اسلامی اصولوں اور تعلیمات کے عملی تجربہ کو مشاہدہ کر سکے۔ اگر ہم یہ بات پیدا کر لیں تو ہم مغرب کی لامذہبیت کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں اور فی زمانہ اہل مغرب کو جو مشکلات درپیش ہیں انہیں بھی حل کر دکھانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں موجودہ وقت کی یہ وہ اہم ضرورت ہے جسے پورا کر کے اسلام کو مغرب میں غالب کیا جا سکتا ہے۔

تبلیغ اسلام کے ضمن میں بعض بنیادی ضرورتیں

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی راہ میں مشکلات اور ان کا حل پیش کرنے کے علاوہ محترم چوہدری صاحب موصوف نے تبلیغ اسلام کے ضمن میں بعض بنیادی ضرورتوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس تعلق میں آپ نے غیر ملکی زبانوں پر عبور حاصل کرنے اور مختلف اقوام کی تاریخ کے ان عناصر کا مطالعہ کرنے پر خاص زور دیا جو قومی ذہن کے ارتقاء اور قومی کردار کی تشکیل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کے بغیر کوئی مبلغ غیر اقوام میں اس طور پر تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا کہ وہ اقوام اپنائیت کے احساس کے ماتحت اس کی بات سن سکیں اور اس میں دلچسپی لینے پر مجبور ہوں۔ پھر آپ نے تبلیغ کے مختلف شعبوں میں علیحدہ علیحدہ ماہر تیار کرنے کے سلسلہ میں Specialization کے اصول سے فائدہ اٹھانے اور مبلغین میں زندگی کے مختلف ادوار کے لحاظ سے درجہ بدرجہ نئی روح پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور آخر میں علی الخصوص اس امر پر بہت زور دیا کہ بچوں کی تعلیم میں بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پوری طرح نبھانا از حد ضروری ہے۔

بچوں کی تعلیم کے ضمن میں آپ نے اس امر پر تشویش کا اظہار فرمایا کہ مرکز سے باہر بچوں کو خالص دنیوی نقطۂ نگاہ سے تعلیم دینے کا رجحان بہت بڑھ رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ متمول گھرانوں کے قابل اور ذہین بچے جامعہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوتے وہ دنیوی علوم کی تحصیل کے لئے ہی وقف رہتے ہیں اور جامعہ کے حصہ میں بالعموم وہی بچے آتے ہیں جو اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک نہیں ہوتے یا پھر جو حالات کی مجبوری کے باعث دنیوی علوم حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ نے توجہ دلائی کہ یہ امر بھی تبلیغ اسلام کی راہ میں روک ثابت ہو رہا ہے آپ نے فرمایا آج دنیا جن مشکلات میں مبتلا ہے اور جن کے حل کے لئے وہ حیران و پریشان ہے ان کا تقاضہ یہ ہے کہ اعلیٰ صلاحیتوں کے بچے دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں۔ محض دنیوی علوم سیکھنے کی بجائے وہ جامعہ میں داخل ہو کر دینی علوم سے بھی اپنے آپ کو مزین کریں اور پھر مبشرین اسلام کی حیثیت سے مغربی اقوام کو حق و صداقت کا وہ راستہ دکھائیں۔ جس پر گامزن ہو کر ہی وہ اپنی موجودہ مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں تبشیر کا کام اسی صورت میں بطریق احسن انجام پا سکے گا کہ چوٹی کے آدمی آگے آئیں جو خود دین سیکھیں اور پھر دنیا کو دین سکھا کر اس کی مشکلات حل کر دکھائیں